بخدمت حضرت مفتی صاحب مدظلہم دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسئلے سے متعلق آں جناب کی رہنمائی مطلوب ہے۔

گذشتہ ہفتے جامعہ دارالعلوم کراچی کے کچھ طلباء کا سیر و سیاحت کی غرض سے شہر کی حدود سے باہر ایک عوامی تفریح گاہ بنام سن وے پارک میں جانا ہوا، اور وہاں پر انہوں نے ظہر و عصر کی نماز مقیم ہونے کی حیثیت سے ادا کی (سفری نماز نہ پڑھی)

ہمارے حساب کے مطابق دارالعلوم کراچی سے ٹول پلازہ تک کی مسافت 60 کلومیٹر تک بنتی ہے اور ٹول پلازہ سے سن وے پارک تک کا سفر مزید ۲۸ کلومیٹر تک پہنچتا ہے اس حساب سے دارالعلوم کراچی سے سن وے پارک تک کی مسافت ۸۸ کلومیٹر تک بنتی ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق درج ذیل سوالات کا حل مطلوب ہے۔

۱۔ طلباء کرام کو سن وے پارک میں نماز ظہر و عصر میں قصر کرنی چاہیے تھی یا نہیں؟

۲۔ مسافت سفر (۴۸ میل) کا اعتبار دارالعلوم کراچی سے ہوگا یا شہری حدود سے نکلنے کے بعد ہوگا؟

۳۔ قصر نماز کا حکم کہاں سے لاگو ہوگا اپنے علاقے مثلاً لانڈھی سے نکلنے کے بعد یا شہری آبادی سے نکلنے کے بعد ہوگا؟

۴۔ اگر کوئی ۴۸ میل کی مسافت شہری حدود کے اندر ہی طے کرلے تو وہ مسافر شمار ہوگا؟ یا مسافر بننے کے لیے اپنے شہر کی حدود سے تجاوز کرنا ضروری ہے؟

(بیّنوا توجروا)

(جزاکم اللہ خیرا)

مستفتی: صداقت

(جواب منسلک ہے)

فون نمبر: 0311-2269730

پتہ: عبدال[illegible]

30218

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾۔۔۔یہ جگہ اگر سفر شروع کرنے کی جگہ یعنی دارالعلوم کراچی سے مسافتِ سفر سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہے تو صورتِ مسئولہ میں وہاں جانے والے طلبہ کرام کو قصر نماز پڑھنی چاہئے تھی۔

الفتاوى الهندية ، رشيدية – (١ / ١٣٩)

وفرض المسافر في الرباعية ركعتان، كذا في الهداية، والقصر واجب عندنا، كذا في الخلاصة فإن صلى أربعا وقعد في الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة ويصير مسيئا لتأخير السلام وإن لم يقعد في الثانية قدرها بطلت، كذا في الهداية.

الدر المختار – (٢ / ١٢٨)

(فلو أتم مسافر إن قعد في) القعدة (الأولى تم فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدا لتأخير السلام وترك واجب القصر وواجب تكبيرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض، وهذا لا يحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بأثم واستحق النار

﴿۲﴾۔۔۔مسافتِ سفر کا اعتبار سفر شروع کرنے کی جگہ سے کیا جائے گا، اگرچہ وہ شہر کے اندر ہی ہو، شہر کی حدود کے باہر سے مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (امداد مبوب ۱۹/۳۵)

﴿۳﴾۔۔۔نماز قصر کرنے کا حکم شہر کی حدود کے باہر سے شروع ہوگا۔ اپنے علاقے کے باہر سے نہیں شروع ہوگا۔

﴿۴﴾۔۔۔شہر کے اندر اندر سفر کرنا سفر شرعی نہیں ہے، اور اس پر سفر شرعی کے احکام لاگو نہیں ہوں گے، اگرچہ وہ سفر اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ کا ہو۔

الفتاوى الهندية ، رشيدية – (١ / ١٣٩)

قال محمد – رحمه الله تعالى – يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، كذا في المحيط وفي الغياثية هو المختار وعليه الفتوى كذا في التتارخانية

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/رجب/۱۴۳۶ھ

۲۶/اپریل/۲۰۱۵ء

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۲/۱۷۲/۶۶

مورخہ ۶/۷/۱۴۳۶ھ

۲۶/۴/۲۰۱۵

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف

(بندہ عبدالرؤف سکھروی)

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/رجب/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

۷/۶/۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح

۶/۷/۱۴۳۶

Scanned by CamScanner